احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 25۔جنوری 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 20 | ہفتہ 15 رمضان۔ 1417ھ 25 صلح 1376ھش 25 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان افراد کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں

تمام متعلقہ ادارہ جات و افراد جماعت احمدیہ مبائعین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل افراد کا جنہوں نے احمدیوں کے لئے مخصوص کی گئی اقلیتی نشستوں پر انتخاب میں بطور امیدوار۔ تجویز کنندہ یا تائید کنندہ حصہ لیا ہے کا کبھی بھی جماعت احمدیہ مبایعین سے کوئی تعلق نہیں رہا۔

ا۔ ریاض احمد ساکن وارڈ نمبر ا سانگلہ ہل تحصیل احمد پور ضلع شیخوپورہ

۲۔ فاروق عمر ساکن 5-ڈی سول لائنز فیصل آباد

۳۔ محمد ارشد جاوید ساکن مکان نمبر Z-853 ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی حال مری روڈ کوئٹہ

۴۔ ملک بشیر الدین خالد ساکن 649- نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

۵۔ محمد شہباز ساکن مکان نمبر 8 گلی نمبر 136 فضل الٰہی پارک۔

(ناظر امور عامہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

یہ توبہ کی حقیقت ہے (جو اوپر بیان ہوئی) اور یہ بیعت کی جز کیوں ہے؟ تو بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو' تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے۔ اسی طرح سے اس پیوند سے بھی اس میں وہ فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں (جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اس کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ خشک شاخ کی طرح نہ ہو۔ اس کی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے۔ جس قدر یہ نسبت ہو گی اسی قدر فائدہ ہو گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 3)

انسانی فطرت کی ہر صلاحیت بھلائی کے لئے دی گئی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں بے شمار صلاحتیں ودیعت کی ہیں اور ہر وہ طاقت انسان کو دی گئی ہے جس سے وہ ہر دو جہان کی ہر چیز سے خدمت لے سکے لیکن خدا تعالیٰ نے انسان کو یہ طاقت بھی دی ہے کہ جہاں وہ اپنی طاقتوں کا صحیح استعمال کر سکتا ہے وہاں غلط استعمال بھی کر سکے اور باوجود اس کے کہ اگر وہ چاہے تو غلط راہوں کو اختیار کر سکتا ہے وہ اپنے رب کی رضا کی خاطر غلط راہوں کو اختیار نہ کرے بلکہ صحیح راستوں پر چلے' صحیح راستوں پر چلنا یہ ہے کہ جس غرض کے لئے کوئی طاقت دی گئی ہے اسی غرض کے لئے اسے خرچ کیا جائے۔ انسانی فطرت کی ہر صلاحیت خدا تعالیٰ نے انسان کی بھلائی کے لئے اسے دی ہے لیکن چونکہ اس نے خدا تعالیٰ سے بے انتہاء نعمتوں کو حاصل کرنا تھا اور اپنے رب کریم کے انعامات پانے تھے اس لئے اسے ایک دائرہ کے اندر یہ اختیار دیا کہ وہ اپنی مرضی سے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں کو اختیار کرے۔ اس پر کوئی جبر نہیں ہے کیونکہ ہماری عقل ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جو کام جبر کے نتیجہ میں کیا جائے اس پر کوئی انعام نہیں ملا کرتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سزا سے بچ جاتا ہے۔ مثلاً انسان کے علاوہ دنیا کی ہر چیز اور خود انسان کے جسم کے مختلف حصے بھی ہزاروں کام جبراً کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ جو حکم نازل کرتا ہے اس کے مطابق وہ کام کر رہے ہیں۔ مگر انسان کو ایک خاص دائرے میں آزادی دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسانی فطرت میں یہ جو چیز رکھی ہے کہ وہ چاہے تو نیکی کی راہ کو اختیار کرے اور چاہے تو نیکی کی راہ کو اختیار نہ کرے اسے جو آزادی دی ہے اس کی وجہ سے وہ ھلوع ہے ھلوع کے معنی عربی زبان میں یہ بھی ہیں کہ جن نیکیوں پر صبر کی ضرورت تھی اس پر اس نے صبر کیا۔ اور یہ بھی ہیں کہ جن عطایا کے صحیح استعمال سے اس نے اپنے خدا سے خیر حاصل کرنی تھی خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ان صلاحیتوں اور اس کے عطا کردہ انعامات کو ایسے طریق پر خرچ نہیں کیا کہ وہ خدا تعالیٰ کا انعام حاصل کر سکے۔

(از خطبہ 24۔ نومبر 1978ء)

درخواست دعا

○ مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب کے والد محترم رحمت اللہ صاحب شاکر قریباً ڈیڑھ سال سے صاحب فراش ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور مختلف عوارض کا شکار ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب رخصتانہ

○ 8۔ دسمبر 1996ء کو مکرم عبد الوہاب احمد شاہد صاحب نگران مربی سلسلہ علاقہ دعوت الی اللہ کی صاحبزادی عزیزہ شاہدہ سلطانہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مجلس انصار اللہ پاکستان کے لان میں عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے تقریب سے متعلقہ قیمتی نصائح سے نوازا اور اجتماعی دعا کروائی۔

عزیزہ شاہدہ سلطانہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم حافظ چوہدری فلک شیر محمود صاحب ابن مکرم چوہدری احمد حیات صاحب 30۔ دسمبر 1994ء کو محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ نے بیت المبارک میں فرمایا تھا۔

عزیزہ شاہدہ سلطانہ صاحبہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدیمی رفیق حضرت مولانا محبوب عالم صاحب کی پڑپوتی اور مولانا عبد الرحمٰن صاحب آف گوئی آزاد کشمیر حال ربوہ کی پوتی ہیں اور مکرم فلک شیر محمود صاحب حضرت بانی سلسلہ کے قدیمی رفیق حضرت محمد اسماعیل صاحب آف بیداد پور ضلع شیخوپورہ کے پڑپوتے اور مکرم احمد حیات کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-11-24 کو مکرم وقار منظور بسرا صاحب دار العلوم غربی ربوہ ابن مکرم چوہدری منظور حسین بسرا صاحب کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بچی کا نام صبیحہ وقار عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم چوہدری غلام قادر صاحب باجوہ آف اوکاڑہ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑنواسی اور مکرم چوہدری محمد انور صاحب واہلہ لاہور کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو سعادت مند۔ باعمر اور خادمہ دین بنائے۔

تم اپنے اعمال اور افعال سے ثابت کر کے دکھادو کہ واقعی تم نے سچی تبدیلی کر لی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

25- صلح 1376 ہش   25 - جنوری 1997ء

خدا تعالیٰ کا دروازہ نہ چھوڑیں

اگر انسان یہ سمجھ لے کہ ہر برکت آسمان ہی سے آتی ہے یعنی سب کچھ دینے والا صرف اور صرف خدا ہے تو اس کی دعا میں بھی یقین کی سی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ وہ مانگے گا اور اس وقت تک مانگتا چلا جائے گا جب تک کہ اس کی حاجت پوری نہ ہو جائے۔ لیکن اگر یہ کیفیت نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے کچھ مانگے اور وہ یہ دیکھ کر کہ وہ جو کچھ مانگ رہا ہے۔ وہ تو اسے ملتا ہی نہیں جھٹ کسی اور کا دروازہ کھٹکھٹا دے۔ خدا تعالیٰ پر یہ بدظنی کرنے لگے کہ وہ دے گا نہیں یا دے نہیں سکتا۔ اور یہ بدظنی کرتے ہوئے وہ دوسروں کے دروازے کھٹکھٹانے لگے۔ شائد کچھ نہ کچھ اسے مل تو وہاں سے بھی جائے گا لیکن خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرتوں کے یقین میں کمی آجانے کی وجہ سے اس کی زندگی بدل جائے گی وہ خدا تعالیٰ سے دور ہونے لگے گا اور اس طرح ان تمام برکات سے اپنے آپ کو محروم کرتا چلا جائے گا جو آسمان سے آتی ہیں یعنی جو خدا تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ سب سے پہلے تو دل میں یہ یقین پیدا ہونا چاہئے کہ اگر کسی اور سے کچھ مانگا جائے گا اور مل جائے گا تو وہ بھی خدا تعالیٰ ہی کی دین ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کسی کے دل میں ایسے جذبات نہ پیدا کرے جو ہمدردی کا باعث بنیں ہمدردی کیسے مل سکتی ہے۔ آخر ہر شخص سے تو ہم جو چاہتے ہیں مل نہیں سکتا اور ایک سے ملتا ہے اور دوسرے سے نہیں ملتا تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ ہی اس کے دل میں ڈالتا ہے کہ اسے دے دو۔

پس چاہئے یہ کہ ہم خدا تعالیٰ سے مانگیں اور اسی سے مانگتے رہیں اور کسی اور سے کچھ ملے تو وہ بھی اسی خانے میں ڈالیں کیونکہ وہ بھی خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے ملنے والی بات ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول فرماتے ہیں کہ انسانوں میں مانگنے والے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک مانگنے والے کو نرگدا کہا جاتا ہے اور دوسرے کو خرگدا کہا جاتا ہے۔ نرگدا تو وہ ہے جو آواز لگاتا ہے اور مل جائے تو لے لیتا ہے اور نہ ملے تو آگے بڑھ جاتا ہے۔ یعنی اسے در بدر جانا پڑتا ہے۔ اسے ایک سے مانگنے پر نہ ملے تو دوسرے کی طرف توجہ کرتا ہے اور دوسرے سے نہ ملے تو تیسرے کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس طرح آگے ہی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ گویا کہ اسے کسی پر بھی یہ یقین نہیں پیدا ہوتا کہ اس سے وہ اپنی حاجت پوری کروا لے گا۔ اس کے مقابلے میں ایک اور مانگنے والا ہوتا ہے اسے خرگدا کہتے ہیں اور خرگدا وہ ہے جو کسی دروازے پر دستک دیتا ہے۔ مانگتا ہے اور کہتا ہے لے کر ہی جاؤں گا۔ جسے کہتے ہیں کہ دھرنا مار کر بیٹھ جاتا ہے۔ وہیں سے مانگتا رہتا ہے کسی اور جگہ پر اسے جانے کا خیال ہی نہیں آتا۔ اگرچہ وہ دیکھتا ہے کہ اس کی ہر آواز پر تو اسے نہیں مل جاتا لیکن وہ ایک آواز پر اکتفا ہی کب کرتا ہے۔ وہ تو وہیں دھونی رما لیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں لے کر ہی اٹھوں گا۔ اور پھر وہ شخص لے کر ہی اٹھتا ہے۔ انسان کا دل پسیج جاتا ہے۔ ہمدردی کے جذبات جوش میں آنے لگتے ہیں اور اس کی حالت دیکھ کر اس پر رحم کرنے کو جی چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کی حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے مانگنے کا بھی یہی حال ہونا چاہئے۔ جو ایک آواز لگا کر اس دروازے کو چھوڑ دیتے ہیں انہیں کچھ بھی نہیں ملتا۔ اور جو وہیں دھونی رما کر بیٹھ جاتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ لے کر ہی اٹھیں گے۔ خدا تعالیٰ ان کو یقیناً دیتا ہے اور وہ اس بات سے خوش بھی ہوتا ہے کہ اس شخص نے مجھ پر اتنا بھروسہ کیا ہے۔ میرے متعلق اس کے خیالات اتنے اچھے ہیں۔ چنانچہ اسے ضرور مل جاتا ہے یعنی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ اس کی حاجت براری کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ حضرت صاحب اس بات کی طرف توجہ دلا کر ہمیں خدا تعالیٰ ہی کے دروازے کا ہو رہنے کو فرماتے ہیں۔ اور اس بات کو کھول کر بیان فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سلسلے میں جلد بازی کرنا اور ناامید ہو جانا بدظنی کرنے کے مترادف ہے ہمیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ کہتے ہیں نا کہ خدا تعالیٰ کے ہاں دیر تو ہے اندھیر نہیں ہے۔ دعا کرنے میں وقت تو لگ سکتا ہے مانگنے میں آواز تو کئی دفعہ دینی پڑ سکتی ہے لیکن مل ضرور جاتا ہے پس اگر ہم واقعی آسمان کی برکات سے وافر حصہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے دروازے کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جس طرح ہر کام کے لئے وقت درکار ہوتا ہے دعا کی قبولیت کے لئے بھی وقت درکار ہوتا ہے۔ ہم اپنے دل میں یہ یقین پیدا کریں کہ ہمیں جو کچھ ملتا ہے خدا تعالیٰ سے ملتا ہے اور ہم نے جو کچھ مانگنا ہے اسی سے مانگنا ہے۔ وہ دینے والا ہے ہم مانگنے والے ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ مانگتے رہیں اور مانگتے ہی رہیں ایسا کرنے والے کو خدا تعالیٰ ضرور دیتا ہے۔

یوں تو کہا جا سکتا ہے کہ ذرے ذرے میں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں کا ثبوت موجود ہے۔ ہر طرف اسی کے نظارے بکھرے ہوئے ہیں۔ ہر قدم پر اور ہر لمحہ انسان یہ محسوس کر سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور وہ بہت بڑی قدرتوں والا ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود خدا تعالیٰ کی ہستی پر اور اس کی قدرتوں پر کامل یقین پیدا کرنے کا موثر ترین طریق دعا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کو پکارنا اور اس کی طرف سے جواب کا ملنا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی بند کمرے میں آواز دی جائے اگر اندر سے کوئی بولے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ کوئی موجود ہے اور اگر نہ بولے تو کمرہ خالی ہو گا۔ پس جب ہم خدا تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور وہ ہماری پکار کا جواب دیتا ہے تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ وہ موجود ہے بلکہ اس یقین کے ساتھ ثابت ہو جاتی ہے کہ گویا ہم اسے دیکھ رہے ہیں۔ کانوں سے سن لینا ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا بات کرنے والا ہمارے قریب ہی کہیں موجود ہے۔

پس دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا بہترین ثبوت ہے۔ اور دعا نہ صرف ہماری حاجات کے پورا ہونے کا ذریعہ ہے بلکہ ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے یقین کو بڑھاتے رہنے کا بھی باعث ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ یا اس کی روح ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ نہ صرف خدا تعالیٰ سے حاجت براری کے لئے بلکہ اس کی ہستی میں یقین پیدا کرنے کے لئے بھی دعا کو اپنا شیوہ بنائیں۔ اور اگر ہمارے دل میں واقعی اس کی ہستی کا یقین پیدا ہو جائے تو ساری دنیا ہمارے لئے مسخر ہوتی نظر آئے گی اور اس سے بڑھ کر کسی کو کیا چاہئے کہ دنیا اس کے لئے مسخر ہو جائے۔

پس جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے خدا تعالیٰ کا دروازہ نہ چھوڑیں۔ اسی سے مانگیں اور اس اطمینان کے ساتھ مانگیں کہ آپ کی حاجات پوری کرنے والی وہی ایک ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ یقین عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

جو خدام یہاں بیٹھے ہیں وہ خدام کی اس تعداد کا ایک تہائی یا ایک چوتھائی ہیں۔ جو مجھے بتائی گئی ہے۔ خدام الاحمدیہ کا یہ اجتماع تربیتی اور تعلیمی ہوتا ہے۔ کھیلیں وغیرہ تو ایک زائد چیز ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منتظمین نے کھیلوں کو اصل چیز سمجھ لیا ہے۔ اور وعظ و نصیحت اور تربیت کو ایک ضمنی اور غیر ضروری چیز فرض کر لیا ہے۔ اس لئے انہوں نے یہ کوشش نہیں کی۔ کہ جبکہ میں خدام الاحمدیہ کو خطاب کرنا چاہتا تھا تو وہ انہیں پورے طور پر یہاں حاضر کرتے۔ اور انہیں میری باتیں سننے کا موقعہ دیتے۔ چونکہ ایسے موقعہ پر باہر سے آئے ہوئے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر انہیں نکال دیا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس مجلس میں چار سو یا ساڑھے چار سو سے زیادہ خدام نہیں۔ پرسوں خدام الاحمدیہ کی جو تعداد مجھے بتائی گئی تھی وہ ساڑھے دس سو یا گیارہ سو تھی جو آج لازماً بارہ تیرہ سو ہونی چاہئے تھی۔

حضرت صاحب نے دفتر والوں سے دریافت فرمایا کہ اس سال کتنے خدام اجتماع میں شامل ہوئے ہیں اور پچھلے سال اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد کیا تھی۔ اس پر دفتر کی طرف سے جو اعداد و شمار پیش کئے گئے وہ یہ تھے۔ سال گزشتہ 876۔ موجودہ سال 1062)۔

حضرت صاحب نے فرمایا:۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سال پونے دو سو خدام زیادہ آئے ہیں۔ لیکن جہاں تک میرا تاثر ہے دفتر مرکزیہ اعداد و شمار کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتا حالانکہ اس سے کئی نتائج نکالے جا سکتے ہیں۔ ہر دفعہ سوال کرنے پر ہانپتے کانپتے اور لرزتے ہوئے اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اعداد و شمار کے کام کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی۔ جتنی کبڈی اور فٹ بال کے میچوں کو دی جاتی ہے۔ ورنہ تمام اعداد و شمار ہر وقت اپنے پاس رکھے جاتے اور منتظمین سوال کرنے پر دلیری سے جواب دیتے اور پھر صرف ایک سال کے ہی نہیں۔ دفتر کے پاس ہر سال کا ریکارڈ ہونا چاہئے یعنی انہیں سوال کرنے پر فوری طور پر بتانا چاہئے۔ کہ 1952ء میں کتنے خدام آئے۔ 1951ء میں کتنے آئے۔ 1950ء میں کتنے آئے۔ 49ء میں کتنے آئے۔ 1948ء میں کتنے آئے۔ اعداد و شمار ہی کسی قوم کا اصل ٹمپریچر ہیں۔ آج کل بیماریوں کی تشخیص ٹمپریچر دیکھ کر کی جاتی ہے۔ جب ٹمپریچر معلوم ہو جائے تو انسان کو یہ تسلی ہو جاتی ہے۔ کہ مرض کی یہ شکل ہے۔ ٹمپریچر ہی بتاتا ہے کہ مریض کو ٹائیفائیڈ ہے یا ملیریا ہے۔ پھر ٹمپریچر ہی بتاتا ہے کہ مرض خراب ہو رہا ہے یا مریض شفا کی طرف جا رہا ہے۔ پھر ٹمپریچر ہی بتاتا ہے کہ سوزش یا خرابی زہریلی طرف جا رہی ہے یا شفا کی طرف جا رہی ہے۔ غرض اعداد و شمار نہایت ہی اہم چیز ہیں جس کی طرف مجلس خدام الاحمدیہ نے کبھی توجہ نہیں۔ اور مجھے ہر سال ہی اسے تنبیہہ کرنی پڑتی ہے۔ حالانکہ ان کے پاس ہر سال کا نہیں ایک ایک دن کا بلکہ ہر صبح و شام کے اعداد و شمار کا ریکارڈ ہونا چاہئے۔ کیونکہ اعداد و شمار ہی تفصیلی ٹمپریچر ہیں کسی قوم یا جماعت کی صحت تندرستی کا۔ اس کے بغیر کسی قوم کی مرض یا صحت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ میں نے خدام الاحمدیہ کو پہلے بھی کئی بار اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اب پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اس اجتماع کا مقصد خالی کھیل کود نہیں۔ بلکہ اس کی غرض نوجوانوں کے اندر وہ قربانی اور اخلاص پیدا کرنا ہے جس کے ساتھ وہ اپنے فرض کو صحیح طور پر ادا کر سکیں۔ مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ نے ابھی تک اپنے فرض کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا۔ بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض جگہوں پر نوجوانوں کی اس الگ تنظیم کی وجہ سے ان میں اعتراض کرنے کی عادت پیدا ہو گئی ہے۔ آج ہی ایک خادم مجھے ملنے آئے۔ تو وہ کہنے لگے۔ ہماری جماعت میں یہ خرابی ہے وہ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس نے ایک وقت میں سلسلہ کی اعلیٰ خدمت کی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر ان کی روایات اعلیٰ تھیں تو انہوں نے اپنے آپ کو کیوں اس رنگ میں منظم نہ کیا۔ کہ جماعت انہیں آگے لے آتی۔ اور جب لوگ امیر بناتے تو انہی میں سے کسی کو بناتے۔ اگر جماعت کے لوگوں نے ان میں سے کسی کو امیر نہیں بنایا۔ تو اس کے یہی معنے ہیں کہ اب ان کے سلسلہ کے ساتھ پہلے کی طرح اچھے تعلقات نہیں۔ ورنہ جماعت کے لوگوں کو ان سے کوئی دشمنی تھی کہ وہ انہیں نظر انداز کر دے۔ اگر مقامی جماعت نے انہیں آگے نہیں آنا دیا تو ان میں کوئی خرابی ضرور تھی۔ خالی شکایات کرنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس کے تو یہ معنے ہیں کہ کام کرنے والوں کو ہٹا دیا جائے اور نکموں کو آگے لایا جائے۔ اور جماعت کو آوارہ چھوڑ دیا جائے۔ یہ بات قطعی طور پر غلط ہے۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے۔ ایک غیر ملک سے مجھے شکایت آئی کہ جماعت فلاں شخص سے کام لے رہی ہے حالانکہ وہ منافق ہے میں نے اسے جواب میں یہی لکھا کہ آپ کے نزدیک جماعت کا کچھ حصہ تو منافق ہے اور کچھ حصہ جماعت میں شامل تو ہے۔ لیکن کام سے غافل ہے۔ اور جماعت کی کوئی خدمت نہیں کرنا چاہتا۔ آپ کے نزدیک جو لوگ غافل ہیں۔ اور جماعت کی کوئی خدمت نہیں کرنا چاہتے۔ وہ (ایمان والے) ہیں۔ اور جو خدمت کر رہے ہیں۔ وہ منافق ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ سلسلہ ان لوگوں سے کوئی کام نہیں لے سکتا۔ جو کام نہیں کرتے۔ اس لئے اب سوائے اس کے اور کیا چارہ ہے۔ کہ وہ ان لوگوں سے کام لے جو کام کرنا چاہتے ہیں۔ آپ لوگ تو سلسلہ سے بے غرض ہوئے۔ وہ آپ سے کام کیسے لے۔ اگر کسی نے کام کرنا ہے تو اسے انگلی ہلانی پڑے گی بغیر انگلی ہلانے کے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ بہرحال ہم اسے کام کرنے کے لئے کہیں گے جو کام کرے۔ اللہ تعالیٰ کراچی کی جماعت کو ہر نظر بد سے بچائے۔ انہوں نے فسادات کے ایام میں نہایت اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھایا۔ ایسی قابلیت کا مظاہرہ کیا کہ وہ نائب مرکز بن گئے۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے اعلان کیا کہ کراچی میں بھی ایک صدر انجمن ہو گی۔ تا اگر جماعت کا کام کسی وقت معطل ہو جائے۔ تو وہ کام سنبھال سکے۔ کیونکہ مجھے امید تھی۔ کہ جب انہوں نے بغیر ذمہ داری کے اتنا کام کیا ہے تو اگر ان پر ذمہ داری ڈال دی جائے گی تو وہ کام کو وقت پر سنبھال سکے گی۔ پنجاب کی جماعتوں کو میرا یہ فعل برا لگا۔ تو انہوں نے احتجاج کیا۔ کہ کراچی میں بھی صدر انجمن بن گئی ہے۔ اب تو دو عملی پیدا ہو جائے گی میں نے انہیں یہی جواب دیا کہ یہ تو حسد ہے۔ جو لوگ کام کریں گے بہرحال وہی آگے لائے جائیں گے۔ اور جو لوگ کام نہیں کریں گے وہ بہرحال گریں گے اگر کسی خاندان نے کسی وقت کام کیا ہے تو ہمیں اس سے انکار نہیں لیکن اگر اب وہ کام نہیں کرتے تو سلسلہ انہیں کیوں آگے لائے۔ سلسلہ تو انہیں لوگوں کو آگے لائے گا۔ جو ایثار اور قربانی کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں گے دوسری جماعتوں اور خاندانوں کو اپنا وقار رکھنا مدنظر ہے تو وہ کام کریں۔ اور پھر کام بھی یقین اور تقویٰ سے کریں۔ لیکن اگر وہ چاہتے ہیں کہ چونکہ ان کے باپ دادوں نے کام کیا تھا۔ اس لئے انہیں عزت ملنی چاہئے تو یہ غلط ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جماعت نے اگر زندہ رہنا ہے تو وہ ایسے وجودوں کو الگ پھینک دے گی۔ یہ بے حیائی کی علامت ہے کہ جو کام نہ کرے اسے لیڈر بنا لیا جائے۔ اگر کسی خاندان نے کسی وقت خدمت کی ہے اور اب ان کی اولاد کام کرنا نہیں چاہتی تو ان خاندانوں کو آگے آنے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ ان کی اولاد اب کام کرنا نہیں چاہتی بلکہ وہ چاہتی ہے کہ انہیں محض اس لئے عزت دی جائے کہ ان کے باپ دادوں نے کسی وقت کام کیا تھا۔ اب جو کام کریں گے بہرحال وہی آگے آئیں گے۔ اور جو کام نہیں کریں گے۔ وہ آگے نہیں آئیں گے۔ میں نے شروع میں بتا دیا تھا۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم کرنے کی غرض یہی تھی کہ نوجوان دین میں ترقی کریں۔ اور اس قابل ہو جائیں کہ انہیں عزت دی جائے۔ مگر گزشتہ حالات سے خدام الاحمدیہ نے کوئی زیادہ فائدہ نہیں اٹھایا تمہاری غلطیوں کی وجہ سے یا ہماری غلطیوں کی وجہ سے بعض ایسی دیواریں قائم ہو گئی ہیں کہ اب سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی انہیں توڑ نہیں سکتا۔ تم اگر یہ سمجھتے ہو کہ ہم تدبیر سے انہیں توڑ لیں گے۔ تو یہ غلط ہے۔ خدا تعالیٰ ہی انہیں توڑے تو توڑے اور اس کی یہی صورت ہے کہ تم دعائیں کرو۔ (-) اور ذکر الٰہی کرو۔ یہی ذرائع ہیں جن سے یہ دیواریں ٹوٹ سکتی ہیں اور کامیابی ہو سکتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ میرے پاس ایسی رپورٹیں آ رہی ہیں کہ نوجوانوں میں (عبادت) اور دعا کی اتنی عادت نہیں رہی جتنی پرانے لوگوں میں تھی۔ اور یہ نہایت خطرناک بات ہے۔ تمہارے لئے تو پرانے لوگوں سے زیادہ فتنے ہیں۔ اس لئے پہلوں کے مقابلہ میں تمہارے سامنے زیادہ مشکلات ہیں۔ اور ان کو دور کرنا اور ان کا مقابلہ کرنا تمہارے بس اور قابو میں نہیں اس کا مقابلہ تو وہی کرے گا۔ جو خدا تعالیٰ تک پہنچ سکے۔ اور جب خدا تعالیٰ کسی بات میں دخل دیتا ہے تو وہ آپ ہی آپ حل ہو جاتی ہے۔ پس اگر تم نے موجودہ مشکلات کا مقابلہ کرنا ہے۔ تو تمہیں اپنے اندر اصلاح پیدا کرنی چاہئے۔ میں نے پہلے بھی جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ اور اب پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تمہاری غرض نعرے اور کبڈیاں نہیں۔ نعرے اور کبڈیاں بالکل بے کار ہیں۔ یہ نعرے اور کبڈیاں تو محض ایسے ہی ہیں۔ جیسے کوئی شخص کپڑے پہنے تو ان پر فیتے سے اپنا نام بھی لکھوا لے۔ یہ بیکار چیزیں ہیں۔ تم (عبادات) اور دعاؤں میں ترقی کرو۔ اور نہ صرف خود ترقی کرو۔ بلکہ ہر شخص اپنے ہمسایہ کو دیکھے اور اس کی نگرانی کرے۔ تاکہ ساری جماعت اس کام میں لگ جائے۔ تم حسد کی عادت پیدا نہ کرو۔ بلکہ آپس میں تعاون کی روح پیدا کرو۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم تمہارے لئے ٹریننگ کے طور پر ہے۔ تاکہ جب تمہیں خدمت کا موقعہ ملے۔ تو تم میں اتنی قابلیت ہو کہ تم امیر بن جاؤ۔ یا سیکرٹری بن جاؤ۔ اس لئے تمہیں جماعت کے عہدہ داروں سے بجائے ٹکراؤ کے تعاون سے کام لینا چاہئے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض جگہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم اور جماعت کی دوسری تنظیموں میں ٹکراؤ پیدا ہو گیا۔ پھر جو لوگ یہ شکایت کرتے ہیں کہ ان کا امیر اچھا نہیں۔ خود ان کے متعلق رپورٹیں آتی رہتی ہیں۔ کہ ان کی دینی حالت گر رہی ہے۔

OOO

ایک اچھی بات

جو شخص سچائی اختیار کرے گا کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

ضروری امر یہ ہے کہ پہلے یہ سمجھ لے کہ تقویٰ کیا چیز ہے۔ اور کیوں کر حاصل ہوتا ہے۔ تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے کہ گناہ کے کنارے تک نہ پہنچے۔

اور پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے بلکہ ایسی دعا کرے جو اس کا حق ہے کہ گداز ہو جاوے بیٹھ کر، سجدہ میں، رکوع میں قیام میں اور (فجر سے پہلے کی عبادت میں) غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دعا میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نصیحت نہیں ہے کہ انسان گناہ اور معصیت سے محفوظ اور معصوم ہو جاوے۔ اور خدا تعالیٰ کی نظر میں راست باز اور صادق ٹھہر جاوے۔

لیکن یہ نعمت نہ تو نری تدبیر سے حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی نری دعا سے۔ بلکہ یہ دعا اور تدبیر دونوں کے کامل اتحاد سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جو شخص نری دعا ہی کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا۔ وہ شخص گناہ کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو آزماتا ہے۔ ایسا ہی جو نری تدبیر کرتا ہے دعا نہیں کرتا وہ بھی شوخی کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے استغناء ظاہر کر کے اپنی تجویز اور تدبیر اور زور بازو سے نیکی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذر محمد نذیر گولیکی

100سال قبل گولیکی کا تاریخی واقعہ

آج سے تقریباً سو سال قبل گجرات سے تقریباً 14 میل دور مغرب کی طرف موضع گولیکی میں حضرت مولانا امام دین صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) ایک درمیانہ سائز کی عبادت گاہ میں درس تدریس اور عبادات بجالاتے تھے۔ اور امامت کراتے تھے۔ گجرات سے نکل کر ایک کشادہ سڑک مغرب کی طرف جاتی ہوئی گولیکی کے پاس سے گزرتی ہے۔ اور ایک عظیم بادشاہ شیر شاہ سوری کے روشن دور کی یاد دلاتی ہے۔ شدت کی گرمیوں میں بھی ٹھنڈے سایہ دار شیشم کے درخت مسافروں کے لئے سکون اور راحت کا ذریعہ ہیں۔ باوجود اس کے کہ آجکل مشینی دور ہے اور ٹریفک کی بھرمار ہے۔ پھر بھی غریب مسافر پیدل چلتے نظر آتے ہیں۔ ٹھنڈے پانی کے کنوئیں جگہ جگہ موجود ہیں۔

حضرت مولانا امام دین صاحب کا گھر تقریباً گولیکی کے وسط میں واقع ہے۔ اور آج بھی موجود ہے۔ یہ گھر علم، فضل کا ایک خزانہ تھا۔ حضرت مولانا بہت بڑے عالم، ادیب اور لکھاری تھے اس وقت کے ہندوستان کے رسائل اور اخبارات میں مضامین بھیجتے تھے۔ فارسی کے عالم فاضل ہونے کی وجہ سے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی (رفیق حضرت بانی سلسلہ) جن کا گاؤں گولیکی سے زیادہ دور نہ تھا۔ آکر مثنوی مولانا روم کا درس لیتے تھے۔ اکٹھی عبادات بجا لانا۔ تبادلہ خیالات کرنا، استادی، شاگردی کے باوجود دوستی کا حسین رنگ بھی تھا۔

ایک دن دونوں احباب عبادت گاہ میں ظہر کے وقت تشریف رکھتے تھے۔ حیات قدسی حصہ اول کے حوالہ سے عرض ہے کہ ایک احمدی پولیس مین دوران سفر اپنی سرکاری ڈیوٹی پر جاتے ہوئے عبادت گاہ میں آن وارد ہوا۔ ان کی پگڑی میں ایک کتاب بندھی ہوئی تھی۔ حضرت مولانا امام دین صاحب نے پڑھنے کی اجازت چاہی۔ وہ کتاب چند روز کے لئے ان کو دے کر چلے گئے۔ یہ کتاب آئینہ کمالات..... تھی۔

حضرت مولانا راجیکی صاحب لکھتے ہیں "کہ میں دوسرے روز گولیکی آیا اور حضرت مولانا امام دین صاحب کی بیٹھک میں مذکورہ کتاب موجود پا کر اس کے اوراق دیکھنے شروع کئے۔

لکھتے ہیں کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میرے دل میں تڑپ پیدا ہوئی۔ کہ کاش ہمیں بھی ایسے صاحب کرامات بزرگوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع مل جاتا۔

جب حضرت مولوی امام دین صاحب باہر آئے تو ان سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ اور کس زمانہ میں ہوئے ہیں۔ حضرت مولوی امام دین صاحب نے فرمایا کہ یہ "شخص (۔) غلام احمد ہے (۔) اور قادیان ضلع گورداسپور میں اب بھی موجود ہے"

اس کے بعد حضرت مولانا راجیکی صاحب نے قادیان حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ اور حضرت مولانا امام دین صاحب مزید تحقیق کرتے رہے۔ اس کے دو سال بعد حضرت مولانا امام دین صاحب نے قادیان جاکر حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اس سفر میں حضرت مولانا راجیکی صاحب بھی ہمراہ تھے۔ اس طرح آج سے سو سال قبل گولیکی میں احمدیت کا بیج بویا گیا جو آج بفضل تعالیٰ ایک بہت بڑے پھل دار درخت کی حیثیت میں موجود ہے۔

حضرت مولانا امام دین صاحب کے احمدی ہو جانے کے بعد آہستہ آہستہ ان کی رہائش گاہ کے چاروں طرف کے گھرانے بلاامتیاز ذات برادری سب احمدیت میں داخل ہو گئے۔ یعنی گولیکی کا وسطی محلہ تقریباً سارا احمدی ہو گیا۔ پھر دیکھتے دیکھتے جنوبی محلہ بھی احمدیت کی آغوش میں آگیا۔

حضرت مولانا امام دین صاحب نقل مکانی کر کے قادیان تشریف لے گئے ان کے ساتھ ان کا بیٹا جناب ظہور الدین اکمل احمدی جماعت کا مشہور شاعر بھی قادیان نقل مکانی کر گیا لیکن حضرت مولانا صاحب کے دوسرے فرزند مولوی نور الدین اجمل تا زندگی گولیکی میں رہے اور عبادات پڑھانے اور درس و تدریس کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔ آج ان کی اولاد در اولاد اپنے آبائی مکان میں مقیم ہے۔

حضرت مولانا راجیکی صاحب نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بناء پر جو احمدیت کی خدمت کی۔ خاص کر گولیکی اور اردگرد کے علاقہ میں وہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ احمدی ہونے کے بعد ایک شور مچ گیا۔

حضرت راجیکی صاحب کا گولیکی کے بزرگوں کے ساتھ بہت میل جول تھا۔ اور وہ اکثر بعد میں بھی گولیکی آتے رہتے تھے۔ حیات قدسی میں کئی واقعات گولیکی کے احباب کے درج ہیں۔ اس طرح ان دونوں احباب کی وجہ سے گولیکی کو تقریباً نصف درجن سے زیادہ حضرت بانی سلسلہ کے رفیق عطا ہو گئے۔

حضرت مولانا راجیکی صاحب چونکہ پیروں اور ولیوں کے مشہور خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ اس لئے لوگ ان کے خاندان کی بہت عزت کرتے تھے اور حضرت مولانا صاحب اپنے علاقے میں بہت مشہور تھے حضرت مولانا راجیکی صاحب خود اپنے حالات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے میری پیدائش کے لئے ایک ایسا پاکیزہ خاندان منتخب فرمایا۔ جس کو لوگ ست پیڑھیئے (سات پشتوں والا) ولیوں کا خاندان کہتے ہیں۔ اور اس خاندان میں بعض دفعہ نو نو دس دس حفاظ ایک وقت میں موجود ہوتے تھے"

اور اپنی والدہ کا خواب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ "میری والدہ نے میری پیدائش

باقی صفحہ 6 پر

محمد اشرف کاہلوں

غربا پروری بحوالہ سیرت نور

قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت مولوی نورالدین صاحب کی سیرت تعظیم لامراللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ سے مرقع تھی۔ عمر بھر خدا تعالیٰ سے تعلق وفا رکھا۔ مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی، خدمت اور شفقت کا وطیرہ اختیار کئے رکھا۔ اس میں خود کو قدے، سخنے، درمے اور دعائے مستعد پایا۔ اسی بنا پر قابل تقلید اسوہ کا نمونہ ٹھہرے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا۔

چہ خوش بودے اگر ہریک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے

سیرت نور گنجینہ معانی اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ غرباء پروری کے عجیب دل موہ لینے والے انداز آپ کی سیرت کے پربہار، پر خوشبو پھول ہیں۔ خوان نور سے سب برابر کا حصہ پاتے لوگ نظر آتے ہیں۔ فیضان عام کا دریا رواں اور موجزن ہے۔ لیکن انتخاب فیض رسانی کے موقعہ پر آپؓ کی نظر التفات غرباء پر پہلے پڑتی۔ اقتدار و سیاست کی چکاچوند روشنی آپ کی نظر کو خیرہ نہ کر سکتی اور نہ کوئی مرتبہ سلطانی اس راستہ میں روک بن سکا۔ ہمیشہ غربا کے حقوق کی بجا آوری کو اولیت دی۔ بطور مشتے نمونہ از خروارے دو واقعات غربا پروری کے عرض کئے دیتا ہوں۔

دوران ملازمت کشمیر "ایک دفعہ (آدھی رات کے بعد) مہاراجہ کشمیر کی طبیعت علیل ہو گئی۔ اور مہاراجہ نے حضرت مولوی صاحب کے پاس اپنا ملازم بھیجا۔ جس نے آپ سے کہا کہ مہاراجہ کی طبیعت خراب ہے۔ آپ کو یاد کیا ہے۔ اسی وقت ایک مہترانی بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ میرا خاوند بہت بیمار ہے۔ پیٹ میں درد ہے۔ اور پاخانہ بھی نہیں آتا۔ خدا کے لئے چلیں اور اسے دیکھ لیں یہ کہہ وہ زار و قطار رونے لگی۔ آپ نے مہاراجہ کے ملازم سے کہا۔ تم چلو۔ میں اس کو دیکھ کر مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ ملازم نے کہا "چوہڑا پہلے مہاراج پیچھے۔ اور جو ہاتھ چوہڑے کو لگائیں گے وہی مہاراجہ کو بھی لگائیں" آپ نے فرمایا۔ اس کی تکلیف زیادہ ہے۔ میں اس کو دیکھ کر مہاراجہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ ملازم چلا گیا۔ شاید مہاراج سے شکایت بھی کی ہو گی۔ حضرت مولوی صاحب چوہڑے کے گھر گئے۔ اسے درد قولنج تھا۔ آپ نے اس کو اینما کیا۔ اسے پاخانہ آگیا اور وہ درد جاتا رہا۔ ہوش آئی اور آنکھیں کھولیں۔ اس کے دل سے دعا نکلی۔ آپ فرمانے لگے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ اس کے دل سے یہ دعا نکلی ہے۔ اور وہ قبول ہو گئی ہے اور مہاراج ضرور اچھے ہو گئے ہوں گے۔ اس سے فارغ ہو کر آپ مہاراج کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مہاراج انتظار کر رہے تھے۔ کہنے لگے بہت دیر لگائی۔ آپ نے مہاراج کو ساری بات سنائی۔ اور کہا چوہڑے کے دل سے دعا نکلی تھی تو مجھے یقین ہو گیا تھا کہ مہاراج اچھے ہو گئے ہیں۔ مہاراج نے کہا۔ اب میری طبیعت بہتر ہے۔ پھر کہا طبیب کو ایسا ہی ہونا چاہئے۔ اور دو سونے کی چوڑیاں تحفتاً دیں۔ آپ نے اس ملازم کو بلایا جو آپ کو بلانے گیا تھا۔ وہ جھینپتا ہوا آیا۔ آپ نے ایک چوڑی اس کو دی۔ وہ کہنے لگا۔ آپ مجھے کیوں دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس میں تمہارا بھی حصہ ہے۔ اگر تم مہاراج کے پاس میری شکایت نہ کرتے تو یہ انعام مجھے نہ ملتا۔"
(حیات نور ص 35-434)

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے جذبہ غربا پروری پر یہ واقعہ عجیب تر رنگ میں روشنی ڈالتا ہے۔ "... غریب مریضوں کا اپنی خداداد حکمت و قابلیت سے علاج کرتے اور مفت کرتے۔ آپ کی غریب نوازی کا دائرہ یہاں تک ہی محدود نہ تھا اور بیسیوں طریقے آپ نے اختیار کر رکھے تھے۔ جن سے محتاجوں کی حاجت براری ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ ایسا ہوتا کہ روز کئی امیدوار اپنی عرضیاں سفارش کے لئے لاتے۔ آپ نہ صرف سفارش کرتے بلکہ مہاراجہ صاحب سے منظور کروا دیتے۔

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ یکے بعد دیگرے آٹھ امیدوار اپنی عرائض سفارش کی غرض سے لائے۔ آپ نے ان کی دلشکنی نہ کی۔ بلکہ ہر ایک سے یہی فرمایا کہ میں تمہاری عرضی رکھ لیتا ہوں۔ صبح مہاراجہ کے پیش کر کے تمہیں اطلاع دوں گا۔ دوسرے روز حسب معمول آپ دربار میں گئے۔ اور اچھا موقعہ پا کر ایک عرضی مہاراجہ کے پیش کر دی۔ مگر مہاراجہ نے عرضی نامنظور کر دی۔ آپ نے دوسری پیش کر دی۔ وہ بھی قبولیت کا درجہ حاصل نہ کر سکی۔ حتیٰ کہ آپ نے سات عرضیاں پیش کیں اور ساتوں کا یہی حشر ہوا۔ لیکن آپ بالکل مایوس نہ ہوئے۔ بالآخر آٹھویں بھی پیش کر دی۔ مہاراجہ صاحب آپ کی مستقل مزاجی سے حیران رہ گئے۔ اور آپ سے اس طرح مخاطب ہوئے کہ مولوی صاحب! کوئی ایسا شخص میری نظر سے ایسا نہیں گزرا جسے سات بار ناکامی ہوئی ہو۔ اور اس نے اپنا قدم ذرہ بھر بھی پیچھے نہ کیا ہو۔ مگر آپ نے اپنی تعریف کا سننا گوارا نہ کیا اور مہاراجہ کو یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ چونکہ میں عرائض کنندگان سے وعدہ کر چکا تھا کہ تمہاری عرضیوں کو ضرور مہاراجہ صاحب کے پیش کر دوں گا۔ اس لئے اس فریضہ کو ادا کیا ہے۔ مہاراجہ صاحب اس جواب سے اور زیادہ محظوظ ہوئے اور آٹھوں عرضیوں کو منظور کر لیا۔" (36-435)

> ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعا کا تھا وہ ادا کیا ہے یا نہیں۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل

مکتوبِ آسٹریلیا

دعائے غائبانہ :- دوسروں کے لئے دعا کرانے کے دو دلچسپ اعلان اخبار میں نظر سے گزرے جن سے پتہ لگتا ہے کہ اس بارہ میں لوگوں میں کس طرح کے نظریات راہ پا چکے ہیں جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

ایک اعلان تو سڈنی کی کسی یہودی تنظیم کی طرف سے تھا جو ایک رنگ میں "دعائیہ ایجنسی" کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ انہوں نے لکھا تھا کہ ہم نے آپ کی طرف سے اسرائیل کی دیوار گریہ کے ساتھ چمٹ کر رو کر دعا کرنے والوں کا انتظام کیا ہے۔ معاوضہ بہت مناسب ہے۔ اگر آپ خواہش مند ہوں تو اپنے نام پتہ اور مطلوبہ مقصد جس کے لئے دعا درکار ہے' سے مطلع کریں۔

دوسرا اعلان سڈنی کے ایک کیتھولک سکول کے ہیڈ ماسٹر پیٹر آئرلینڈ کی طرف سے ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ایسے طلباء و طالبات کے لئے جو میٹرک (HSc) کا امتحان دے رہے ہیں دعا کرنے والے اصحاب کا انتظام کیا ہے اور اس سکیم کو انہوں نے Prayer Sponsership Schcme کا نام دیا ہے۔ ایک سپانسر اپنے حصہ کے ایک طالب علم کے لئے امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کرے گا جو طلباء دعاء سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ اپنے پتہ پر کس پرچہ کے لئے دعا درکار ہے اور پرچہ کے انعقاد کے وقت سے مطلع کریں تا عین جب پرچہ شروع ہو تو اس وقت ان کی طرف سے دعا کی جائے۔ اعلان میں دعا کرنے والے (سپانسر) کے معاوضہ کا کوئی ذکر نہیں۔ اس اعلان پر اخبار کے کالم نویس نے مذاق کے رنگ میں بہت کچھ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خود اپنے لئے کوئی دعا کرے تو چلو مان لیا کچھ فائدہ ہوگا لیکن کسی اور سے دعا کرائیں تو اس سے آپ کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

معاوضہ پر دوسروں سے دعا کروانے کا یہود کی طرح مسلمانوں میں بھی رواج ہے۔ اس کی ایک مثال کسی وفات یافتہ شخص کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے اجرت پر قرآن پڑھانا ہے۔ ایک دفعہ میرے ایک غیر از جماعت دوست کے والد فوت ہو گئے۔ سوم کی رسم پر قرآنی خوانی کا انتظام کرنے کے لئے وہ لاہور کے کسی یتیم خانہ میں گئے۔ وہاں کے منتظم نے کہا کہ قرآن پڑھنے کے ہمارے دو ریٹ ہیں ایک تین روپے فی سیپارہ اور دوسرا چھ روپے سیپارہ (کوئی بیس سال پرانی بات ہے اب تو ریٹ بڑھ گئے ہوں گے) وہ کہتے ہیں کہ میں نے منتظم سے پوچھا کہ دونوں ریٹوں میں کیا فرق ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ تین روپے والے ریٹ میں قرآن جلد جلد پڑھا جاتا ہے اور چھ روپے والے ریٹ میں احتیاط سے پڑھا جاتا ہے جس پر تقریباً دوگنا وقت لگتا ہے۔ پھر انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ دیکھیں جس طرح اچھی طرح قرآن پڑھنے کا ثواب آپ کے والد کو پہنچے گا ویسے ہی جلد جلد پڑھنے میں جو غلطیاں رہ جائیں گی ان کا گناہ بھی آپ کے والد صاحب کے سر ہوگا۔ اب فیصلہ آپ کا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے والد صاحب کی روح کو ایصال ثواب کے لئے قرآنی خوانی کرانی ہے لہذا چھ روپے والا ریٹ منظور ہے۔

دوسروں سے دعا کرانے کے سلسلہ میں دو قسم کے خیالات عوام میں پایا جاتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو عادتاً دوسروں سے دعا کے لئے کہتے رہتے ہیں۔ نہ دعا کرانے والا سنجیدہ ہوتا ہے اور نہ کرنے والا اور نہ ان کے درمیان کوئی ایسا تعلق ہوتا ہے کہ دعا کرانے والے کا دکھ دعا کرنے والے کا دکھ بن جائے کہ گویا وہ اپنے ہی دکھ کے دور ہونے کے لئے دعا کر رہا ہے۔ ایسے لوگ جب ملیں گے تو کہیں گے بس آپ کی دعا سے میرا فلاں کام بن گیا ہے جبکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ نہ میں نے ان کو دعا کے لئے کہا اور نہ انہوں نے کی' صرف بطور تکلف اور احترام کے ایسا کہہ دیتے ہیں۔ اس گروہ کے مقابلہ میں دوسرے وہ ہیں جو مادہ پرست معاشرہ کے زیر اثر دعا کی اہمیت سے ہی لاعلم ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ دوسروں کو دعا کے لئے کہنا غیر ضروری تکلف سمجھتے ہیں۔ بیمار ہوں تو کسی کو بتائیں گے نہیں کہ کسی نے دعا تو کرنی نہیں خواہ مخواہ پریشان کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ دعائیہ اعلانات کو محض ذاتی شہرت حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں گروہ افراط و تفریط کا شکار ہیں۔

قرآن کریم خود اپنے لئے اور دوسروں کے لئے دعا کرنے کرانے کے تعلق میں فرماتا ہے:۔

"(اے رسول) تو ان سے کہہ دے کہ اگر تمہاری طرف سے دعا نہ ہو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے......۔" (78-25)

"(نیز بتاؤ تو) کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس (خدا) سے دعا کرتا ہے۔ اور اس (کی) تکلیف دور کر دیتا ہے...63-27)۔

"اور تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری سنوں گا..." (61-40)۔

"اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ (دعا کرنے والے) بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تو وہ ہدایت پائیں" (87-21)

"اور جو لوگ ان کے زمانہ کے بعد آئے وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں مومنوں کا کینہ نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے رب تو مہربان اور بے انتہا کرم کرنے والا ہے" (11-59)

باقی صفحہ 6 پر

آپ کا خط ملا

مکرم محمد ضیاء الحق چوہدری صاحب امریکہ سے تحریر کرتے ہیں

ان دنوں ایک آنکھ کا موتیا بند کا اپریشن ہوا ہوا ہے۔ لہذا صرف ایک آنکھ سے لکھنے پڑھنے کا کام لیتا ہوں ممکن ہے بعض الفاظ ٹھیک سے نہ لکھ سکوں جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ گزشتہ برس جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے کمند شوق' آنکھوں کی ٹھنڈک' معیار صداقت' قطعات کی بہار' تلاش مسلسل' اشارے اور حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب کی خط و کتابت عنایت فرمائی تھیں جو میرے سرہانے رہتی ہیں اور سونے سے قبل ان میں کچھ نہ کچھ پڑھتا ہوں۔ میں نے آج ہی تعمیل حکم کی تھی اور حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے بارہ میں ایک تحریر بھجوائی تھی اس میں زیادہ تر تو ان واقعات کا اعادہ تھا جو کہ الفضل میں پہلے میرے نام سے ان کی وفات پر شائع ہو چکے تھے کچھ ایسے تھے جو نسیان کی وجہ سے رہ گئے تھے۔ وہ بوجوہ الفضل میں شائع نہیں ہوئی جس کی دو ہی وجہ ہو سکتی ہیں یا تو ڈاک میں گم ہو گئی یا پھر وہ الفضل کے ادبی معیار پر پوری نہیں اتری۔ جس کا مجھے افسوس نہیں کیونکہ نہ میں ادیب ہوں نہ لکھاری۔

آج کا یہ عریضہ دو تین امور کے سلسلہ میں لکھ رہا ہوں۔ ہومیوپیتھک کلاس نمبر 89 اور 100 نہیں ملیں۔ کیا اخبار کے کوئی بنڈل راستہ میں رہ گئے یا کوئی اور وجہ ہوئی۔ میرے پاس اب تک الفضل میں شائع شدہ تمام لیکچرز محفوظ ہیں براہ کرم وہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

دوسرے بزرگوارم میاں محمد ابرہیم صاحب کا ایک مضمون برادرم مظفر احمد ظفر نائب امیر یو۔ایس۔اے کی وفات پر شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے ان کے بارہ میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے 1973ء میں ربوہ اور قادیان گئے تھے اور انکی اہلیہ سسٹر رضیہ ظفر بھی ان کے ہمراہ ہی تھیں۔ بہن رضیہ مریم ظفر اس سال ساتھ نہیں جا سکی تھیں بلکہ اگلے سال یعنی 1974ء میں گئی تھیں۔ چونکہ لاہور میں ان کا قیام ہمیشہ میرے ہی غریب خانہ پر ہوتا تھا لہذا مجھے اس بات کا ذاتی طور پر علم ہے۔ اب یہ عریضہ لکھنے سے قبل میں نے بہن رضیہ سے اس کی تصدیق بھی کر لی ہے۔

دوسرا ایک چھوٹا سا واقعہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ہے۔ لاہور میں ایک صاحب چوہدری نصیر احمد ہوا کرتے تھے انار کلی میں پیسہ اخبار کی نکڑ پر الائیڈ سائنٹیفک سٹور کے نام سے سائنس کے سامان کی دوکان تھی۔ میرا ان سے 1940ء سے تعلق تھا اور یہ سعادت مجھے ہی نصیب ہوئی تھی کہ وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور اب بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ ان کے ایک بہت قریبی دوست ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب (غیر از جماعت) جو بعد میں میرے بھی دوستوں میں شامل ہو گئے ان دنوں گورنمنٹ کالج لاہور میں ہیڈ آف باٹنی ڈیپارٹمنٹ تھے۔ انہوں نے بتلایا کہ جب انہوں نے امپیریل کالج لندن سے Ph.D کی ڈگری حاصل کی تو میں نے دو ماہ یورپ کی سیر کے لئے رکھے۔ خیال آیا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی ملاقات کی کوشش کر دیکھتا ہوں ان کی مصروفیات کا جسقدر مجھے علم تھا اس کے مطابق اس قلیل عرصہ میں وقت ملنا مشکل تھا بہر نوع وہ گئے اور ڈاکٹر صاحب کی سیکرٹری کو اپنا نام پتہ اور فون نمبر دے آئے جب گھر پہنچے تو لینڈ لیڈی نے بتایا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کے دفتر سے دو مرتبہ فون آچکا ہے وہاں فون کر لیں۔ انہوں نے فون کیا تو سیکرٹری نے کہا کہ میں نے آپ کو رکنے کو کہا تھا آپ چلے گئے۔ آپ کب ڈاکٹر صاحب سے ملنا چاہیں گے۔ انہوں نے کہا جب بھی ان کے پاس وقت ہو تو سیکرٹری نے کہا پھر ابھی آجاؤ۔ یہ کہتے ہیں۔ ملاقات ہونے کی خوشی تو تھی لیکن ڈاکٹر عبدالسلام کی مصروفیات کا جو امیج تھا وہ ڈھے گیا خیر وہاں پہنچے تو سیکرٹری نے کہا تشریف رکھیں اندر جو صاحب ہیں وہ باہر نکلیں تو آپ کی باری آئے گی۔ انہوں نے موقع غنیمت جان کر سیکرٹری سے کہا کہ مجھے تو امید نہیں تھی کہ اس دو ماہ میں میری باری آئے گی لیکن یہ اتنی جلدی؟ اس پر سیکرٹری نے ملاقات کے رجسٹر کے ورق الٹتے ہوئے کہا تمہارا خیال بالکل ٹھیک تھا۔ یہ باری چھ ماہ تک بھی نہ آتی اگر تم پاکستانی نہ ہوتے ڈاکٹر صاحب کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی پاکستانی خصوصاً طالب علم مجھ سے ملنا چاہے تو اسے سب پر ترجیح دو۔

خیر یہ ملاقات کے لئے جب ڈاکٹر صاحب کے کمرہ میں پہنچے وہ نہایت تپاک سے ملے دراز میں سے ایک کاغذ نکال کر سامنے رکھ لیا۔ جب انہوں نے بتانا شروع کیا کہ میں نے فلاں فلاں مضامین میں یہ یہ کیا ہے تو ڈاکٹر صاحب نے وہ کاغذ ان کی طرف بڑھا دیا اس پر ڈاکٹر حفیظ اللہ کے تمام کوائف بمع ان کے پروفیسروں کی آراء کے درج تھے۔ یہ حیرت میں ڈوب گئے کہ اپنے ہم وطنوں سے اس قدر محبت۔ پھر رخصت کرتے وقت نصیحت کی "خدمت کے جذبہ سے کام کرنا وہاں کے حالات سے بددل نہ ہو جانا۔"

ان دنوں ویسے بھی میں صاحب فراش ہوں طبیعت بہتر ہوئی تو برادرم مظفر احمد ظفر (جو اصل نام کے لحاظ سے عبدالرحیم ظفر تھے) کے بارہ میں کچھ لکھ کر بھجواؤنگا میری ان سے نہایت ہی قریبی رفاقت 1973ء سے شروع ہو کر وفات تک جاری رہی علالت کے دنوں میں تو رات کو ڈیڑھ دو بجے بھی فون کر لیتے تھے۔

OOO

نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

فاروق عبداللہ کا بم دھماکوں سے استقبال

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ جو کشمیریوں کے بائیکاٹ کے نتیجے میں ہونے والے انتخاب کے ذریعے برسر اقتدار آئے ہیں ان کی زندگی عبرت کا نمونہ بن چکی ہے۔ سخت ترین حفاظتی انتظامات کے باوجود ان کی زندگی کو ہر لمحہ موت کا خطرہ درپیش رہتا ہے۔ وہ جہاں بھی جاتے ہیں بم دھماکے ان کا استقبال کرتے ہیں اور کوئی دن جاتا ہے کہ کوئی بم دھماکہ ان کی جان لے لے گا۔

ان کے استقبال میں بم دھماکوں کا تذکرہ اس طرح ہونے لگا ہے کہ چند دن قبل ان کی سرکاری رہائش گاہ کے قریب بھی بم دھماکہ ہو گیا۔ حالانکہ اس کے ارد گرد کا سارا علاقہ سیکیورٹی فورسز کی خصوصی نگرانی میں رہتا ہے۔ فاروق عبداللہ کو کہیں جانا ہو تو دو تین بلٹ پروف گاڑیاں ہر وقت ان کی منتظر رہتی ہیں وہ ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کر کے ان میں بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کے آگے پیچھے پندرہ گاڑیوں کا قافلہ ہوتا ہے۔ جن میں سے چار ویگنوں میں اسلحہ سے لیس کمانڈو ہوتے ہیں۔ ان کو بلیک کیٹس (کالی بلیاں) کہا جاتا ہے۔ سب سے آخر میں ایک ایمبولینس ہوتی ہے۔

معروف انگریزی جریدے ایشیا ویک کی تازہ رپورٹ کے مطابق اتنے سخت حفاظتی انتظامات کے باوجود کشمیری مجاہدین اپنی کارروائیوں میں کامیاب رہتے ہیں۔ کشمیر یونیورسٹی میں جب وہ اپنے والد شیخ عبداللہ کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لئے گئے تو وہاں قبر کے قریب چنار کے درختوں میں بم کا دھماکہ ہو گیا۔ وزیر اعلیٰ اس لئے محفوظ رہے کہ وہ اس جگہ پر مقررہ وقت سے لیٹ پہنچے۔

ان واقعات کی وجہ سے فاروق عبداللہ پر ہر وقت خوف طاری رہتا ہے۔ اور وہ اپنے دفتر میں بھی کمانڈوز کے پہرے میں رہتے ہیں۔ اسی خوف کی وجہ سے وہ اپنے خاندان کو بھی کشمیر میں لانے کا رسک نہیں لے رہے ان کے بیوی بچے ابھی تک لندن میں رہائش پذیر ہیں۔ ایشیا ویک کے مطابق پوری وادی کشمیر فوجی وادی کا تصور پیش کرتی ہے۔ ہوٹل فوجی بیرکوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ سیاحتی کشتیاں جو کسی وقت سری نگر کی جھیل ڈل کی خوبصورتی کی علامت سمجھی جاتی تھیں اب پولیس اور فوج کے نرغے میں ہیں۔ کشمیر جہاں فلم سازوں اور سیاحوں کا رش رہتا تھا۔ اب کوئی اس طرف کو رخ نہیں کرتا۔

OOO

کشمیر میں یوم جمہوریہ کی تیاریاں

26۔ جنوری کو بھارت کا یوم جمہوریہ منایا جاتا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں اس یوم کے منائے جانے سے قبل محاصرے اور گھر گھر کی تلاشی کی کارروائیاں بڑے پیمانے پر شروع کر دی گئی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق مشین گنوں اور انفلوں سے لیس سینکڑوں فوجیوں نے گزشتہ روز سری نگر میں، جہاں صورت حال کشیدہ ہے، اہم تجارتی مراکز کا محاصرہ کر لیا۔ جس سے اس جگہ کے دکانداروں کو اپنی دکانیں بند کرنا پڑیں۔ لال چوک، ریزی روڈ، مولانا آزاد روڈ، ریگل چوک، اور دوسرے اہم تجارتی مراکز ویران نظر آتے ہیں۔ بھارتی فوجی بیسیوں گھروں میں داخل ہوئے اور ان کے مکینوں کو شدید ٹھنڈ میں گھروں سے نکلنے کا حکم دیا تاکہ ان کے گھروں کی تلاشی لی جاسکے۔

OOO

صدر کلنٹن نے حلف اٹھالیا

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے گزشتہ روز اپنی دوسری چار سالہ مدت کے لئے اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا۔ گزشتہ 26 سال میں وہ واحد ڈیمو کریٹ صدر ہیں جن کو اپنے عہدے کا دوسری دفعہ حلف اٹھانے کا موقعہ ملا ہے اس سے قبل دوسری بار صدر بننے کا اعزازی ریپبلکن صدروں ہی کے حصے میں آتا رہا ہے۔

آج کل صدر کلنٹن اخلاقی الزامات کے نرغے میں ہیں۔ بعض خواتین نے الزام لگایا ہے کہ صدر کلنٹن نے کئی سال قبل ان کے ساتھ غیر اخلاقی حرکات کی تھیں۔ صدر کلنٹن کا کہنا ہے کہ یہ سارے الزامات جھوٹ ہیں۔

صدر کلنٹن کی صدارتی مہم میں بھی یہ باتیں کی جاتی رہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ امریکی عوام کی اکثریت ان باتوں کو صحیح نہیں سمجھتی۔ دراصل یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ بہت سی عورتوں نے اس بات کو ایک کاروبار بنا لیا ہے کہ کسی اہم شخصیت کے بارے میں ایسی الزام تراشی کی جائے پھر معقول رقم حاصل کرنے کے بعد خاموش ہو جایا جائے۔ جھوٹے دعووں کی بھرمار نے سچ اور جھوٹ کی تمیز ختم کر دی ہے۔

امریکی معاشرے کی یہ بات حیران کن ہے کہ جہاں پر ہر شخص جنسی آزادی کا بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے اور ایک ایک شخص کئی کئی عورتوں سے تعلق قائم کرتا ہے اور عورتیں بھی کئی کئی دوست بنائے رکھتی ہیں۔ لیکن عوامی نمائندگی اور خدمت کے عہدوں کو ایسی "غیر اخلاقی" حرکات سے بلند سمجھا جاتا ہے اور اگر کسی شخص کے بارے میں ایسی بات ثابت ہو جائے تو ایسے شخص کا سیاسی کیریئر تباہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور اس کی کئی مثالیں امریکی اور یورپی معاشرے میں آئے دن سامنے آتی رہتی ہیں۔

OOO

الجزائر میں 69 افراد کی ہلاکت

الجزائر میں 1991ء کے بعد سے جاری خانہ جنگی میں اب تک ایک اندازے کے مطابق قریباً 60 ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں افغانستان کے بعد کسی مسلمان ملک میں مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی ہلاکت کی یہ سب سے بڑی تعداد ہے۔ اور بوسنیا اور روانڈا کے بعد انسانوں کے ہاتھوں انسانوں کی ہلاکت کی شاید یہ دور حاضر کی سب سے بڑی تعداد ہے۔ ایک اندازے کے مطابق یہ تعداد سری لنکا کی خانہ جنگی کی ہلاکتوں سے بھی بڑھ گئی ہے۔

حال ہی میں ایک ہفتے کے اندر اندر بم دھماکوں اور اسلامی شدت پسندوں کے حملوں کے نتیجے میں 69۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ درجنوں زخمی اس کے علاوہ ہیں۔

الجزائر کے دارالحکومت الجزیرہ کے جنوب میں واقع ایک قصبے نبی سلمان میں مسلم شدت پسندوں نے مبینہ طور پر حملے کر کے 48۔ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ پولیس کے مطابق پانچ سالہ خانہ جنگی کے دوران ہونے والا یہ بدترین قتل عام تھا۔ ایک مقامی روزنامے نے سرکاری ذرائع کے حوالے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 36 بتائی ہے جبکہ غیر سرکاری ذرائع نے 48 ہلاکتوں کی تصدیق کی ہے۔

ادھر الجزیرہ شہر کے مرکز میں ایک بارونق جگہ پر کار بم کے زبردست دھماکے میں 21۔ ہلاک اور 60 سے زائد زخمی ہو گئے۔ 30 زخمی تاحال ہسپتال میں ہیں جبکہ 5 کی حالت انتہائی تشویشناک ہے یہ دھماکہ سرکاری فوج کی طرف سے اس اعلان کے چند گھنٹوں کے اندر ہوا جس میں نبی سلمان کے قصبے سے 36 ہلاکتوں کی خبر دی گئی تھی۔

ذرائع کے مطابق یہ دھماکہ افطار کے فوراً بعد ریستورانوں کے لئے مشہور علاقے میں کھڑی ہوئی ایک کار میں ہوا۔ دھماکے کے وقت اس علاقے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ دھماکے کی اطلاع ملتے ہی الجزائر کے وزیر داخلہ اور وزیر صحت بم دھماکے کی جگہ پر پہنچ گئے۔ اور امدادی کاموں کی نگرانی شروع کر دی۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

سے پہلے رویا دیکھا تھا کہ "ہمارے گھر میں ایک چراغ روشن ہوا ہے۔ جس کی روشنی سے تمام گھر جگمگا اٹھا ہے"

حضرت مولانا راجیکی کی گولیکی میں عارضی رہائش اور حضرت مولانا امام دین صاحب کی شاگردی یہ سب ظاہری اسباب تھے۔ حضرت راجیکی باوجودیکہ ان دنوں سترہ، اٹھارہ سالہ نوجوان تھے۔ لیکن روحانی لحاظ سے ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ حیات قدسی میں فرماتے ہیں۔ کہ "مثنوی کے بعض مشکل مقامات جن کی تفہیم مجھے حضرت مولانا امام دین صاحب سے نہ ہو سکتی۔ وہ مقامات حضرت مولانا رومؒ مجھے خود آکر سمجھا جاتے"

حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء ہر علاقہ میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر اللہ تعالیٰ نے ایک پودے کی صورت میں لگادیئے۔ جن کی وجہ سے جماعت آج پھل کھا رہی ہے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور بزرگ اور حضرت بانی سلسلہ کے رفیق حضرت مولانا حافظ روشن علی صاحب کا گاؤں رنمل بھی گولیکی سے چند کوس کے فاصلہ پر ہے۔ لیکن جس طرح گولیکی کی زرخیز زمین نے احمدیت کے باغ کو قبول کیا۔ موضع راجیکی اور موضع رنمل دونوں گاؤں والوں کو یہ سعادت نصیب نہ ہوئی۔

"ایں سعادت بزور بازو نیست"

جس عبادت گاہ میں یہ دونوں حضرات آج سے تقریباً سو سال قبل اکٹھے مجالس کیا کرتے تھے۔ اس کی حالت بھی خاکسار نے اپنے بچپن کے زمانہ میں دیکھی ہے۔ لیکن آج بفضل تعالیٰ گولیکی کی نئی پود کو یہ توفیق ملی کہ آج اس جگہ پر ایک ایسی عالی شان عبادت گاہ تعمیر ہو چکی ہے جو دیہاتی عبادت گاہوں میں اول درجہ پر ہے۔ اور لوگ دور دور سے آکر دیکھتے ہیں۔ وسعت کے لحاظ سے تقریباً دوگنی اور جدید میٹریل سے تعمیر شدہ، تمام سہولتیں میسر، لاکھوں روپے کے اخراجات جو نئی نسل نے اپنی جیب سے ادا کر کے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ حضرت مولانا راجیکی صاحب اور حضرت مولانا امام دین صاحب جیسے روشن ستاروں کی یاد زندہ کرتی ہے۔ اور گولیکی جماعت کے تمام احباب خاص کر عہدہ داروں اور کارکنوں کے لئے بہت بڑی سعادت ہے۔ جس کے لئے یہ لوگ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

"اے میرے رب مجھے اور میری اولاد (میں سے ہر ایک) کو عمدگی سے نماز ادا کرنے والا بنا (اے) ہمارے رب (ہم پر فضل کر) اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب جس دن حساب ہونے لگے اس دن مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بخش دیجئو"۔ (42-41-14)

صحیح مسلم میں ہے کہ ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کے لئے غائبانہ طور پر دعا کرتا ہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے کہ خدا کرے تیرے ساتھ بھی ایسا ہی ہو۔ نیز آپؐ نے فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"ان باتوں کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جب تک دعا کرنے والے اور کرانے والے میں ایک تعلق نہ ہو متاثر نہیں ہوتی۔ غرض جب تک اضطرار کی حالت پیدا نہ ہو اور دعا کرنے والے کا قلق دعا کرانے والے کا قلق نہ ہو جائے کچھ اثر نہیں کرتی۔ بعض اوقات یہی مصیبت آتی ہے کہ لوگ دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے اور دعا کا کوئی بین فائدہ محسوس نہ کر کے خدا تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں اور اپنی حالت کو قابل رحم بنا لیتے ہیں۔ بالآخر میں کہتا ہوں کہ خود دعا کرو یا دعا کراؤ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو۔ استقامت چاہو اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ۔ کیونکہ یہی استقامت ہے اس وقت دعا میں قبولیت (عبادت) میں لذت پیدا ہو گی۔"

(ملفوظات جلد 9۔ صفحہ 24)

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم خواجہ منظور احمد صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے علیل رہتے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نصیرالدین صاحب قمر سابق کارکن وقف جدید حال مقیم جرمنی کو 97-1-6 کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام بلاغ الدین قمر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد خان صاحب سابق افسر حفاظت II کا نواسہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

ضروری اعلان

○ مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) انسپکٹر روزنامہ الفضل مورخہ 97-1-19 سے ضلع ملتان اور لودھراں کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر)

بازیافتہ گھڑی

○ ایک گھڑی ملی ہے جس صاحب کی ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی ربوہ سے حاصل کر سکتا ہے۔

تصحیح

○ مکرم میجر (ر) حمید احمد کلیم صاحب 17/3 دار الصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں

مکرم میجر عظمت اللہ خان صاحب حیدر آبا کی تاریخ وفات کی اطلاع الفضل کو دینے میں سہو ہو گئی تھی۔ اصل تاریخ وفات 97-1-7 ہے۔

○ آج کے الفضل میں اندر کے صفحات پر تاریخ 25- جنوری 1997ء پڑھی جائے۔

(ادارہ)

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ عزیزہ مسرت خانم صاحبہ بابت ترکہ مکرم ملک نور محمد صاحب)

محترمہ عزیزہ مسرت خانم صاحبہ ساکنہ مکان نمبر 28/55 محلہ دار العلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ملک نور محمد صاحب ولد غلام محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا ایک قطعہ نمبر 8/55 محلہ دار العلوم شرقی ربوہ میں برقبہ 10 مرلہ موجود ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ عزیزہ مسرت خانم صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ سدرۃ المنتہیٰ صاحبہ (دختر)
3۔ محترمہ مسرت شاہین صاحبہ (دختر)
4۔ محترمہ حمیدہ شاہین صاحبہ (دختر)
5۔ مکرم مدثر تقویم صاحب (پسر)
6۔ مکرم ناصر احمد خلیل صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ بنام مکرم مینیجر صاحب الشرکتہ الاسلامیہ)

محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ بیوہ مکرم مولانا عبدالرحمان صاحب مبشر مکان نمبر 22/18 عقب فضل عمر ہسپتال اپر سٹوری ماڈرن ایجوکیشن سکول ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ وفات سے قبل انہوں نے بتایا کہ نظارت اشاعت / الشرکتہ الاسلامیہ کے ذمہ ان کی رقم مبلغ چھ ہزار روپے (Rs.6000/-) قابل ادا ہے۔ اس میں سے مجھے میرے حصہ دلایا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

موسم بہار کی شجر کاری

○ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ موسم بہار کی آمد آمد ہے۔ امید ہے گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی اہالیان ربوہ- ربوہ میں بہت زیادہ تعداد میں درخت لگائیں گے۔ گلشن احمد نرسری نزد جامعہ احمدیہ ربوہ نے احباب کی سہولت کے لئے پھلدار اور سایہ دار پودوں کا انتظام کیا ہے۔ اچھے اور صحت مند پودے منتخب کر کے نرسری میں لائے گئے ہیں۔ جو نہایت ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ نیز سبزیوں کے بیج بھی دستیاب ہیں۔ پودوں کی مناسب دیکھ بھال کے لئے تجربہ کار مالیوں سے راہنمائی حاصل کرنے کا بھی انتظام ہے۔ نرسری صبح سے شام تک کھلی رہتی ہے۔

احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 25- جنوری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
3-45 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-24 (دوبارہ)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 بیت بازی- ناصرات الاحمدیہ (فائنل)۔
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 ایک نو احمدی کے خیالات- امداد حسین صاحب انٹرویو از شریف خواجہ۔
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔ (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-24 (دوبارہ)۔
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
1-45 لقاء مع العرب۔
2-50 اردو کلاس۔
3-50 بنگالی پروگرام۔
4-30 لائیو- درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-25۔
6-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
6-05 تلاوت- حدیث- خبریں
6-30 رات- مجلس سوال و جواب- انگریزی میں از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (86-1-3)۔
8-30 ہمارے دوستوں سے ملئے- انٹرویو محمد احمد جلیل صاحب (دوبارہ)۔
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
10-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد۔

اتوار 26- جنوری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-25 (دوبارہ)۔
3-30 تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- بزم مشاعرہ (دوبارہ)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت کرنا سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے- انٹرویو محمد احمد جلیل صاحب حصہ سوئم۔
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 حکایات شیریں۔
9-15 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-25 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
11-30 چلڈرنز رائٹی- آیئے عبادت کرنا سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر سرائیکی پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (95-9-22)۔
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب- (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگالی پروگرام۔
4-30 لائیو- درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن یو- کے۔
6-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
6-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
6-30 رات- مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگریزی میں محمود ہال (96-12-22)۔
8-30 اراؤنڈ دی گلوب۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 البانین پروگرام- حصہ دہم۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- مقابلہ نظم- ناصرات الاحمدیہ۔

○○○

عہدیداران جماعت کا فرض

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا..... ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کا چوتھا' نصف' تین چوتھائی یا اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے۔"

چونکہ تحریک جدید کا سال 31- اکتوبر 1996ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اس لئے عہدیداران سے اس طرف خصوصی توجہ دینے کی درخواست ہے۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 22- جنوری- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ آئندہ صدارت کے لئے کسی جماعت سے ڈیل نہیں ہوئی۔ این ایف سی ایوارڈ میں بلوچستان سے بہت زیادتی ہوئی ہے۔ شاید اس وقت کی حکومت کو یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ یہاں نرخ بہت کم رکھے گئے۔ جس سے صوبے کو بہت نقصان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ عدالت عظمی نے آٹھویں ترمیم کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے اللہ نہ کرے کسی کو دوبارہ اسے استعمال کرنا پڑے۔ انتخابی اصلاحات کے نتیجہ میں بلیک منی اور ڈرگ منی والے امیدوار سکرین آؤٹ ہو جائیں گے۔ کسی امیدوار نے چھپایا تو بعد میں اسمبلی کی ممبرشپ سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔

○ الیکشن کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ تمام امیدواروں کے اثاثوں کی فہرستیں شائع کی جائیں گی۔ تاکہ یہ ریکارڈ کی صورت میں عام لوگوں کے پاس محفوظ رہیں۔ الیکشن کمیشن نے سندھ حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ پیپلزپارٹی کی شکایات دور کرنے کے لئے اقدامات کرے۔

○ لاہور میں بم دھماکے کے ملزم محرم علی کے اہل خانہ گھر کو تالے لگا کر غائب ہو گئے۔ دو بھائی بھی مشکوک سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔

○ لاہور میں سیشن کورٹ میں بم دھماکے دوسرے ملزم ڈاکٹر قیصر عباس کی گرفتاری کے لئے پولیس نے کنگ ایڈرو ڈ میڈیکل کالج کے ہوسٹل پر چھاپہ مارا۔ پولیس میو ہسپتال سے ڈاکٹر قیصر کا تمام سابقہ ریکارڈ اور اس کی فائل بھی لے گئی۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے بتایا ہے کہ پاکستانی حکام نے انہیں یقین دلایا ہے کہ انتخابات تین فروری کو ہوں گے۔ ہمیں اس یقین دہانی پر پورا اعتماد ہے۔ قومی سلامتی کونسل کا قیام پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے۔ مسز رافیل نے کہا کہ امریکہ لاہور کے بم دھماکہ میں ملوث نہیں۔ ایران کا احمقانہ الزام بے بنیاد ہے۔ ایران پر امریکی حملے کی خبریں محض افواہیں ہیں۔ افغانستان میں پائیدار امن کے لئے لمبا سفر کرنا ہوگا یہ کام مختصر مدت میں ممکن نہیں۔ لوگوں کی توقعات اس سلسلے میں بہت زیادہ ہیں۔ پاکستان اور بھارت چاہیں گے تو مسئلہ کشمیر حل ہوگا۔ کوئی اور ان کے تعاون کے بغیر یہ مسئلہ حل نہیں کر سکتا۔ دونوں کو کشمیریوں کی رائے کو مدنظر رکھنا پڑے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کی برطرفی کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے دوران محترمہ کے وکیل بیرسٹر اعتزاز احسن نے اپنے دلائل مکمل کر لئے۔

○ وفاقی حکومت نے بلدیاتی اداروں کے سربراہوں کے خلاف مقدمات کی فائلیں طلب کر لیں۔ یہ فائلیں احتساب کمیشن کو پیش کی جائیں گی۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے آرمی چیف جنرل جہانگیر کرامت سے خفیہ مذاکرات کئے۔ تاہم بعد میں مسز رافیل نے آرمی چیف سے ملاقات کے سوال پر کہا کہ اس ملاقات کی تفاصیل نہیں بتاؤں گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی عہدیداروں سے تمام ملاقاتیں بڑی اچھی رہیں۔

○ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ جو بھی فیصلہ کرے گی اس پر عمل کیا جائے گا۔ تاہم اسمبلی کی بحالی کا امکان کم ہے سپریم کورٹ حتمی اتھارٹی ہے۔ آئین اور قانون کی روشنی میں تشریح کرے گی کہ آیا اسمبلی توڑنے کا اقدام آئین کے مطابق ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ خدا نہ کرے کہ آئندہ اسمبلی توڑنی پڑے۔ کسی نے مسجدیں اور امام بارگاہیں جلانے کی کوشش کی تو پیچھا کر کے کچل دیں گے۔ خانہ فرہنگ کو جلانا افسوسناک ہے حالات بھارت کی نسبت اچھے ہیں۔

○ فرقہ پرستوں کے خلاف اپریشن کلین اپ میں سینکڑوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاریوں کا فیصلہ پنجاب کے گورنر وزیر اعلیٰ چیف سیکرٹری ہوم سیکرٹری اور دیگر حکام کے اجلاس میں کیا گیا۔ ہر ضلع میں گرفتاری کا اپریشن ایس پی کی نگرانی میں کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ جہلم سرگودھا' اوکاڑہ' ملتان جھنگ اور راولپنڈی کے علاوہ پنجاب بھر میں سپاہ صحابہ' سپاہ محمد' تحریک جعفریہ اور جے یو آئی کے رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاری کے لئے صوبے بھر کی پولیس رات بھر چھاپے مارتی رہی۔ جہلم میں شیعہ سنی مشترکہ وفد نے اپنے رہنماؤں کی رہائی کا مطالبہ کر دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے سوال کیا ہے کہ وفاق اور صوبوں کے فنڈز کہاں چلے گئے ہیں؟ انہوں نے الزام لگایا کہ نگران فاروق الحق سے مل کر سب کچھ ہڑپ کر رہے ہیں۔ نگرانوں کو عوام کا خوف ہے نہ پارلیمنٹ کے محاسبے کا' وہ ملک کو دیوالیہ پن کی آخری منزل تک لے جا چکے ہیں۔ انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ جو جی میں آتا ہے کرتے ہیں۔ ملک سے غیر ملکی سیاست کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 8 سال سے جمہوریت کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ پیپلزپارٹی کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو ملک کے وجود کو خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ پاکستانیوں کی اکثریت باضمیر ہے۔ بے ضمیروں کی اکثریت نگران حکومت میں شامل ہے۔

○ پیرول کا عرصہ ختم ہونے کے بعد سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق کو سخت حفاظتی پہرے میں علاج کے لئے سروسز ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ سروسز ہسپتال کو سب جیل قرار دے دیا گیا ہے۔

○ اثاثوں کے جعلی ڈیکلریشن داخل کرانے والے امیدواروں کے بارے میں تفصیلی چھان بین کی جا رہی ہے۔

○ انگریزی اخبار دی نیشن اور آر سی ایس پاتھ فائنڈر کی طرف سے جنوری کے پہلے دو ہفتوں میں شہری علاقوں سے جو سروے کیا گیا ہے اس کے مطابق مسلم لیگ نے 30 فیصد' پیپلزپارٹی نے 17% اور تحریک انصاف نے 16% ووٹ حاصل کئے۔ 17% نے اظہار رائے سے گریز کیا۔

○ امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ ہم نے انتخابات کو ہمیشہ کے لئے مسترد نہیں کیا۔ آئندہ انتخابات میں بھرپور حصہ لیں گے۔

○ سیالکوٹ میں ٹرک ڈرائیور نے بینک سے سوا کروڑ روپے لوٹنے والے پانچ ڈاکو گرفتار کروا دیئے۔ 60 لاکھ روپے برآمد کر لئے گئے۔ بینک کے چوکیدار اور اس کے بیٹے کے قتل پر ضمیر کی ملامت برداشت نہ کر سکا۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے گروپوں میں کشیدگی بڑھ گئی ہے الطاف گروپ کے تین رہنما لانڈھی پہنچے تو پورے علاقے میں فائرنگ شروع ہو گئی۔ لوگ گھروں میں محصور ہو گئے۔ مسلح افراد گلیوں میں فائرنگ کرتے رہے۔ الطاف گروپ کے رہنماؤں کو بعد میں نکال لیا گیا۔ پولیس کی بکتر بند گاڑی پر فائرنگ کی گئی۔

○ یوٹیلٹی سٹور نے چینی اور گھی کی قیمت میں 33 فیصد اضافہ کر دیا دونوں چیزیں غائب ہو گئیں۔ نگران حکومت کے آنے کے وقت خوردنی تیل اور گھی کی قیمت 31 روپے کلو تھی جو اب بڑھا کر 41 روپے کلو کر دی گئی چینی کی قیمت 15 روپے کلو سے بڑھا کر 20 روپے کلو کر دی گئی ہے۔ لاہور میں چینی ختم ہو گئی۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

LOVE FOR ALL ★ HATRED FOR NONE
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون : 213158

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ' دس مرلہ' اور ایک کنال کے چند پلاٹس
اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت
کیلئے تشریف لائیں۔
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر
کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ "جدید" ربوہ
فون نمبر : 211842

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
فشار کیپسول
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219065

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
نئی انتظامیہ کے ساتھ
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے وزٹ چارجز ادا کریں اور 100٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - ہال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

مخصوص ریڈی میڈ ملبوسات (بچگانہ۔ زنانہ۔ مردانہ) پر سالانہ
کلیرنس سیل شروع ہو گئی ہے
(ریٹ انتہائی کم)
سیل — سیل
شہزاد گارمنٹس محسن بازار ربوہ فون : 212039